22448-عورت سے زنا کا مرتکب ہوا اور اس نے کسی دوسرے سے شادی کرلی اب زانی اسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے

سوال

میرے ہی شہر سے ایک بھائی نے مجھ سے رابطہ کیا جس کے میری ایک رشتہ دار سے تعلقات بھی تھے (اس نے مجھے اب بتایا ہے مجھے پہلے علم نہیں تھا) اور اس کا دعوی ہے کہ ان دونوں نے زنا کا ارتکاب بھی کیا تھا اور اب وہ لڑکی بچے کی پیدائش کے انتظار میں ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ وہ جتنی جلدی ہوسکتا شادی کرلیتا، لیکن بالآخر اس لڑکی نے کسی اور شخص سے شادی کرلی اور اب وہ لڑکی یہیں ہے۔

جس بھائی نے مجھ سے رابطہ کیا تھا جب وہ اپنے سفر سے واپس آیا تو اس معاملہ کو جان کر بہت پریشان ہوا، وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اسے اس لڑکی کے ساتھ رابطہ کرنے کی اجازت دوں، میری خواہش یہ ہے کہ میں اسے نصیحت کروں کہ اب وہ اسے بھول جائے اور اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرے، اس لیے کہ وہ لڑکی اس کے ساتھ دو برس تک کھیلتی اور دھوکہ دیتی رہی ہے، میرے ساتھ بھی وہ لڑکی اسی طرح کرتی رہی ہے لیکن اللہ تعالی نے مجھے ھدایت سے نوازدیا۔

جن کا بھی میں نے ذکر کیا ہے میرے خیال کے مطابق وہ شریعت اسلامیہ کی تطبیق نہیں کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ اسلامی ناحیہ سے مجھ پر کیا مسؤلیت واجب ہوتی ہے؟

اور کیا میں کسی اور سے بھی مشورہ کروں؟ مولنا صاحب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی نصیحت کریں مجھے علم نہیں کہ مجھ کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

اے مسلم! آپ کا سوال کسی ایک مشکل پر نہیں بلکہ کئی ایک مشکلات پر مشتمل ہے ذیل میں ہم انہیں بیان کرتے ہیں:

1-اسلام سے منسوب آپ کی رشتہ دار لڑکی اور دوست کا بے نماز ہونا، ایسا عمل کفریہ اعمال میں شمار ہوتا ہے آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (5208) اور (2182) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں، بلکہ آپ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ شریعت اسلامیہ کی تطبیق ہی نہیں کرتے، یہ تو مصیبت پر بھی مصیبت اور بیماری کے اوپر بیماری اور کفر پر کفر ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

2-زنا کا ارتکاب، یہ سب کو معلوم ہے کہ دین اسلام میں زنا حرام ہے بلکہ صرف اسلام میں ہی نہیں باقی سب آسمانی ادیان میں بھی یہ حرام ہے۔

3-زانی عورت جو کہ زنا سے حاملہ ہے سے شادی کرنا۔

4-زانی مرد کا ایسی زانی عورت سے شادی کرنے کا مطالبہ جو کسی اور سے شادی بھی کرچکی ہے۔

تو ہم کس مصیبت اور بیماری سے شروع کریں، اور کس سوال کا جواب دیں؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

ہم سب سے اہم چیز سے ابتداء کرتے ہیں:

1-دینی شعائر اور نماز ترک کرنے کی وجہ سے کفر۔

اس میں تو کوئی شک وشبہ نہیں کہ کفر جہنم کی آگ میں داخل ہونے اور جلنے کا سبب ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے مشرکوں کے بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ جب ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے جہنم میں جانے کا سبب کیا ہے تو وہ جواب دیں گے :

{وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے، اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا ہی کھلاتے تھے، اور ہم بحث کرنے والوں (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث ومباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے، اور ہم قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی} المدثر (43-47)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

{ہم نمازي نہ تھے} یعنی ہم نے اپنے رب کی عبادت ہی نہ کی۔

{اور ہم مسکینوں کو کھانا بھی نہیں کھلاتے تھے} یعنی ہم نے اپنی جنس کی مخلوق کے ساتھ بھی احسان اور حسن سلوک نہ کیا۔

{اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کے ساتھ مل کر بحث ومباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے} یعنی : ہم ایسی باتیں کیا کرتے تھے جن کا ہمیں علم ہی نہ تھا۔

قتادہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب بھی کسی گمراہ شخص نے بات کی اور گمراہ ہوا ہم بھی اس کے ساتھ گمراہ ہوئے۔

{اور ہم روز قیامت کو جھٹلایا کرتے تھے} ابن جریر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : وہ کہیں گے ہم بدلہ اور ثواب وعذاب والے دن کی تکذیب کرتے تھے، اور نہ ہی ہم ثواب کی تصدیق کرتے تھے اور نہ ہی سزا اور حساب وکتاب کی۔

{حتی کہ ہمیں موت آگئی} یعنی موت کا وقت آپہنچا، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور اپنے رب کی عبادت اس وقت تک کرو کہ تمہیں موت آجائے}۔

ہم سائل کے بارہ میں گزارش کرینگے کہ آپ پر واجب ہے کہ انہیں وعظ ونصیحت کرتے رہیں اور ان پر حجت قائم کریں اور ان کے سامنے یہ بیان کریں کہ وہ دین کے ستون نماز جو کہ دین اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن بھی ہے کو نہ گرائیں اور اسے ترک نہ کریں، بلکہ انہیں چاہیے کہ جتنی جلدی ہوسکے نماز کی ادائیگی نہ کرنے اور باقی شعائر اسلام پر عمل نہ کرنے سے توبہ کریں اور اس پر فوری طور پر عمل کریں۔

اور آپ کے لیے بے نماز کے ساتھ کسی بھی حال میں سستی کرنا جائز نہیں، بلکہ اسے نصیحت کرتے ہوئے اس کی طرف توجہ دلائیں، اگر وہ پھر بھی نہیں مانتا تو پھر اس سے علیحدگی اور اعراض کریں اور اس کو سلام کرنے سے بھی پرہیز کریں، اور نہ ہی اس کے ساتھ بیٹھ کر کھائیں پیئیں اور نہ ہی اسے کھلائیں، اور اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بھی رک جائیں، تاکہ اسے یہ محسوس ہو کہ وہ بہت ہی بڑے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے ہوسکتا ہے کہ اس سے ایسا کرنا فائدہ مند ہو اور وہ اس سے اسے توبہ کرتے ہوئے رب کی طرف رجوع کرلے۔

2-زنا کا ارتکاب کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یقینا یہ بہت ہی فحش کام اور برا راستہ ہے} الاسراء (32) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(زانی زنا کی حالت میں مومن نہیں ہوتا اور نہ ہی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کرتے وقت مومن ہوتا ہے ، اور نہ ہی چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن ہوتا ہے ، اور نہ ہی ڈاکہ ڈالنے والا جب ڈاکہ ڈالے اور لوگ اس کی طرف اپنی نظریں اٹھائیں ہوئے ہوں تو وہ ڈاکہ ڈالنے کے وقت مومن نہیں ہوتا) صحیح بخاری حدیث نمبر (2475) ۔

زنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اس کے مرتکب کو دردناک اور سخت قسم کی سزا دی جائے گی ۔

جیسا کہ حدیث معراج لمبی حدیث میں بھی مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ہم وہاں سے چل پڑے تو ایک تنور جیسی عمارت کے پاس پہنچے ، راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے کہ اس میں شور و غوغا سا سنائی دے رہا تھا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں مرد و عورتیں بے لباس و ننگے تھے ، اور ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ آتا تو وہ شور و غوغا کرنے لگتے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میں نے ان سے سوال کیا یہ کون ہیں ؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فرشتوں نے جواب دیا ہم آپ کو عنقریب بتائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ وہ جو مرد و عورتیں تنور جیسی عمارت میں بے لباس و ننگے تھے وہ زانی اور بدکار مرد و عورتیں تھیں) صحیح بخاری باب فی اثم الزناۃ حدیث نمبر (7047) ۔

آپ اس کی مزید تفصیل اور اہمیت کے لیے سوال نمبر (11195) کے جواب کا بھی مراجعہ کریں ۔

3- تیسرا مسئلہ زانی عورت جو کہ حاملہ بھی ہو سے شادی کا ہے ۔

اس کے بارے میں آپ کو علم ہونا چاہیے کہ زانیہ عورت سے شادی نہیں ہو سکتی لیکن اگر وہ توبہ کرلے تو پھر شادی کرنی جائز ہے ، اور اگر مرد اس کی توبہ کے بعد اس سے شادی کرنا بھی چاہے تو پھر ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کرنا واجب ہے یعنی اس کے ساتھ نکاح کرنے سے قبل یہ یقین کرلیا جائے کہ اسے حمل تو نہیں اگر اس کا حمل ظاہر ہو تو پھر اس سے وضع حمل سے قبل شادی جائز نہیں ۔ انتہی ۔

شیخ محمد بن ابراھیم رحمہ اللہ تعالی کا فتوی ۔ دیکھیں کتاب : الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (584/2) ۔

تو اس بنا پر اس عورت سے جو زنا سے حاملہ ہو شادی کرنا باطل ہے ، اور جس نے بھی اس سے شادی کی ہے اس پر واجب ہے کہ وہ فوری طور پر اس سے علیحدہ ہوجائے وگرنہ وہ بھی زانی شمار ہوگا اور اس پر حد زنا قائم ہوگی ۔

پھر جب وہ اسے علیحدگی کرلے اور وہ عورت اپنا حمل بھی وضع کرلے اور رحم بری ہوجائے اور پھر وہ عورت سچی توبہ بھی کرلے تو پھر وہ خود بھی توبہ کرلے تو اس کا اس عورت سے شادی کرنا جائز ہوگا ۔

4-اوررہا پہلے مرد–یعنی زانی–کے بارہ میں تواس پرواجب ہے کہ اللہ تعالی کے سامنے اپنے جرم کی توبہ کرے اوراس کا اس عورت سے مطلقا شادی کرنا دووجہ سے جائز نہیں :

اول :

اس لیے کہ وہ دونوں زانی ہیں، اورزانی کا مومن سے نکاح حرام ہے، آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (11195) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

دوم :

اس لیے کہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی اورمرد سے مرتبط ہے۔

اس وجہ سے اسے چاہیے کہ وہ اس عورت سے مکمل طورپر نظرہٹالے اوراس کا خیال دل سے نکال باہر کرے، اوراللہ تعالی کے سامنے اپنے جرم عظیم سے توبہ کرے، ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

ہم اللہ تعالی سے دعاگوہیں کہ اے اللہ گمراہ مسلمانوں کوھدایت نصیب فرما، اورانہیں اپنی طرف اچھے طریقے سے رجوع کرنے کی توفیق نصیب فرما توسب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، والحمدللہ رب العالمین۔

واللہ اعلم.